رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بخانہ میر محمد اسحاق صاحب ناظر صاحب
دارالذکور

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

رڈیٹر پبلشر حاشم علی احمدی

فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق دہرمسالہ سے آمدہ اطلاع کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت ہفتہ زیر رپورٹ میں ناساز رہی۔ احباب بالالتزام دعا صحت کرکے ثواب حاصل کریں۔

(۲) جن خریداران فاروق نے باوجود پانچ دفعہ بذریعہ اخبار نوٹس دیئے جانے اور اطلاع پانے کے فاروق کے مرسلہ وی پی واپس کئے ہیں۔ ان کا گلہ شکوہ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں ذرا تفصیل سے کیا جائے گا۔ افسوس کہ تیرہ روپیہ محصولڈاک کے ان وی پی واپس کرنے والے ہمدردوں نے ناحق ضائع کراکر نقصان پہونچایا۔

(۳) احباب بیرون ہند مکپالا۔ نیروبی وغیرہ افریقہ والے جلد فاروق کے حقوق ادا فرماکر ثواب و شکریہ کے مستحق ہوں۔ خصوصاً نیروبی اور مکپالا کے ڈاکٹر صاحبان اور جناب ایم اے رشید صاحب ٹوبارا اور مستری عبدالکریم صاحب ٹانگا فاروق م

لال بوٹی

قوت مردمی جریان احتلام کا درست علاج

آپ نے بڑے بڑے قیمتی نسخے استعمال کئے ہوں گے ذرا لال بوٹی کے چند قطرے دو ہفتہ استعمال کرکے قدرت کا تماشا دیکھیں۔ بوڑھوں عمر رسیدوں کیلئے ایک نایاب تحفہ ہے۔ وہ جوان جنہوں نے اپنی قوت کو مختلف طریقوں سے ضائع کردیا ہو استعمال کریں۔ دوائی منگواتے وقت اپنے حالات لکھیں۔ خط صیغہ راز میں رہیں گے۔ بیس سالہ جوان کی قوت پیدا ہوگی۔ دو سیر دودھ اوّ خوب مکھن کھاکر ہضم کرلو گے۔

قیمت فی شیشی کلاں صرف ایک روپیہ

لال امرت

سو بیماری کا ایک علاج

حکمائے زمانہ کی آواز! کیا لال امرت ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ پیٹ درد خواہ کیسا ہی ہو سول لگا ہوا ہو۔ ۲ قطروں سے آرام ہوگا۔ آج کل ہیضہ کے موسم میں اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے دانتوں میں درد ہے۔ ذرا سا روئی سے لگاؤ درد کافور۔ آلۂ تناسل کے پٹھے کمزور۔ نسیں ڈھیلی ہوگئی ہیں۔ ایک تولہ تلی کے تیل میں ۲۰ قطرے ملالو شاہی طلاء تیار ہے۔ باقی حالات ترکیب کے ہمراہ روانہ ہوں گے۔ نہایت اکسیر چیز ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ

(ڈاکٹر الف خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرثیۂ احرار

(از نور محمد نسیم قادیان)

الٰہی کیا ہوئی احرار کی وہ شان اور شوکت
بنی تھی لوٹ کے جو مسلم خستہ کی سب دولت
الٰہی کیا ہوئے ہیں اب وہی مجلس کے کارندے
کروڑوں کے بنے پھرتے تھے کل تک جو نمایندے
الٰہی بخش دے ان کو عجب انسان تھے وہ بھی
گدھوں کو ناز ہے جن پر وہی حیوان تھے وہ بھی
دماغی کیفیت ہر بات سے ان کی ٹپکتی تھی،
حسیں کو دیکھتے ہی آنکھ مسجد میں جھپکتی تھی،
خدا کی شان ایسے رہبران مسلم خستہ
بزرگوں کے لئے دشنام پر رہتے کمربستہ
عجب اخلاق اور اوصاف تھے ان رہنماؤں کے
مسلماں آگئے پھندے میں ایسے پارساؤں کے
فریب اور جھوٹ شیوہ تھا دغا تھی ملت نمائی
خدا بخشے اسی پر منحصر تھی سب توانائی
رقاصہ کا اسی برتے پہ سارا ناچ تھا گویا
مسلمانوں نے اپنا دل اسی ہی ناچ پر کھویا
سٹیجوں پر عجب ناز و ادا سے ہاتھ چلتے تھے
مسلمانوں کی حالت پر کف افسوس ملتے تھے
بڑے درد و الم سے وہ کبھی ٹسوے بہاتے تھے
کبھی روتے تھے آپ اور پھر کبھی سبکو رلاتے تھے
تسلط جم گیا تھا حالت مسلم پہ جن دو کا
بخار اللہ عطائی ایک تھا اور دوسرا بوکا[1]
جناب حضرت بوکا کی ساری راجدھانی تھی
اسی کی سلطنت تھی اور اسی کی حکمرانی تھی
عطائی تھا شریعت کا علمبردار دنیا میں
بنا افواج مسلم کا یہی سالار دنیا میں
انہی دونوں نے گندی فطرتوں سے گند اچھالا تھا
انہیں نے قعر ذلت میں مسلمانوں کو ڈالا تھا
سٹیجوں پر کیا کرتے تھے دل آزار تقریریں
رسائل میں چھپا کرتی تھیں دل آزار تحریریں
مسلماں کا صفایا ہو گیا احرار کے ہاتھوں
گرائی مسجد لاہور بھی کفار کے ہاتھوں
کبھی کھڑکا دیا ڈنڈا سٹیجوں پر کھڑے ہو کر
مسلمانوں سے چندہ لے لیا انگے بڑے ہو کر
غضب تھا راز میں رکھا حساب دولت مسلم
کسی کونسل کی خاطر بیچ ڈالی شوکت مسلم
انہیں کو دولت مسلم میں ہم نے ریلتے دیکھا
مسلمانوں کے خوں سے ہولیاں بھی کھیلتے دیکھا
مقدر تھا کہ ان کو پیٹ اور فلاک آخر
مٹا کے صفحۂ ہستی سے رکھ دیتا ہر اک کافر
کیا لاہور کی مسجد نے رسوا سب زمانے میں
بھلا آتی خطا کیسے مقدر کے نشانے میں!
اڑیں جب دھجیاں ان کی فضائے آسمانی میں
تفاوت آگیا احرار کی اس حکمرانی میں
الٰہی اب کہاں ہیں پیٹ کے بندوں کے وہ پھندے
نہ تھا کچھ اتقا ان میں دلوں کے تھے سبھی گندے
الٰہی کیا بلائے ناگہانی آگئی ان پر!
الٰہی کیا قضائے آسمانی چھاگئی ان پر!
نہ وہ مسلم رہے بھائی نہ وہ ان کے لہے بندے
مسلمانوں کی گردن سے نکل آئے وہ سب پھندے
سبھی اوصاف میں انکے یہاں کیسے بیاں کردوں
وہ اخلاقِ رذیلہ میں یہاں کیسے عیاں کردوں
وفاتِ مجلس احرار پہ آنسو بہائے ہیں
یہ چند اشعارِ مرثیہ زباں پر میری آئے ہیں
نسیم اس ذکرِ بد کو چھوڑ کر یادِ خدا کر لے
الٰہی نغمگوں سے جھولیاں امید کی بھر لے

[1] حبیب الرحمٰن لدھیانوی معروف بہ بوکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۱ ۔ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۶ء ۔ نمبر ۱۹

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۴)

پچھلے تین نمبروں میں ہم نے وہ طریق اتمام حجت علی المخالفین کے منجانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کر دیئے ہیں۔ جن سے بڑھکر متصور نہیں۔ لیکن اس نمبر میں ہم ایک اشتہار سے (جو بمقابل عیسائیوں کے حضور ممدوح نے واقعہ ۱۴ جنوری ۹۷ء کو شائع کیا تھا) کچھ اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اس اشتہار میں جس کی سرخی "الاشتہار مستیقنا بوحی اللہ المقتدر" ہے۔ اور جو کہ ۸ صفحہ کا ہے۔ پہلے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ جس کا خدا الحی القیوم زندہ ہے جس کا رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہے۔ جس کی کتاب فرقان مجید زندہ کتاب ہے۔ جو پیروی کرنے والے کو وہی برکتیں عطاء فرماتی ہے جو ابتداء میں پیروی کرنے والوں نے حاصل کی تھیں۔ چنانچہ آپ اس دعویٰ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ اور میری جان عجیب تنگی میں ہے۔ اس سے براہ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا۔ کہ ایک عاجز انسان (مسیح) کو خدا بنایا گیا ہے۔ اور ایک مشت خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے۔ اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ قریب ہے۔ کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔

دنیا میں ایک رسول آیا۔ تا کہ اون بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرہ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا۔ اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا۔ اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا وہی رسول جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا۔ اس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت اونہاروں۔ پتھروں ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی۔ اور یہ ایک سچا فیصلہ ہے۔ کہ اگر انسان اور حیوان۔ درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے۔ جن میں سے ایک یسوع بھی تھا۔ تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں۔ تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ جو حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا۔ یہی کہ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اوس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ اُس رسول مقبول نے اس دعویٰ کو پورا کر کے دکھلایا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں"

بہر حال خوب سوچو اور سمجھو کہ سچے مذہب کا خدا ایسا مطابق عقل اور نور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرت چاہیئے۔ کہ جس کا وجود اُن لوگوں پر بھی حجت ہو سکے۔ جو عقل نور رکھتے ہیں۔ مگر ان کو کتاب نہیں ملی۔ غرض وہ خدا ایسا چاہیئے۔ جس میں کسی زبردستی اور بناوٹ کی بو نہ پائی جائے۔ سو یاد رہے۔ کہ یہ کمال اوس خدا میں ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ اور دنیا کے تمام مذاہب والوں نے یا تو اصل خدا کو بالکل چھوڑ دیا ہے جیسا کہ عیسائی۔ یا ناواجب صفات یا اخلاق ذمیمہ اس کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ جیسا کہ یہودی۔ یا واجب صفات سے اس کو علیحدہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ مشرکین اور آریہ۔ مگر اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفۂ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔"

(ملخصاً بلفظہ الشریف)

اس زبردست دعویٰ کو حضور پر نور حجۃ اللہ علی الارض نے نقل کر کے ثبوت میں مندرجہ ذیل دلائل پیش کئے ہیں۔

"سچے مذہب کی علامت یہ ہے کہ مُردہ مذہب نہ ہو۔ بلکہ جن برکتوں اور عظمتوں کی ابتداء میں اس میں تخم ریزی کی گئی تھی۔ وہ تمام برکتیں اور عظمتیں نوع انسان کی بھلائی کے لئے اس میں آخیر دنیا تک موجود رہیں۔ تا موجودہ نشان گذشتہ نشانوں کے لئے مصدق ہو کر اس سچائی کے نور کو قصہ کے رنگ میں نہ ہونے دیں۔ ہم دنیا کے بازار میں اچھی چیزوں کے خریدنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں نہیں چاہیئے۔ کہ کوئی مغشوش چیز خرید کر نقد ایمان ضائع کریں۔ زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے۔ اور کم سے کم یہ کہ ہم بلا واسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔ سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں۔ کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے وہ مُردے نہیں نہ خدا جن سے اب کوئی ہمکلام نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اس کے نشان نہیں دیکھ سکتا۔" ملخصاً

ان نظری دلائل کو بیان فرمانے کے بعد یہی دلیل رجس سے زندہ مذہب اور زندہ کتاب اور زندہ خدا کا ثبوت دنیا کو مل سکے۔ اور دعوے متذکرہ صدر محض لفاظی اور منطقی و فلسفی طبیعت کا اختراع نہ سمجھا جاوے) جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ نے بہ زور تحدی سے بطور اتمام حجت کے آخر اشتہار مذکور میں یہ فرمایا ہے۔ کہ

"اس اشتہار کے دینے سے اصل غرض یہی ہے۔ کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی جیسے اول ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ اور کیا یہودی اور برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے ہم مردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔ اگر دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک کوئی عیسائی طالب حق ہے تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مردہ خدا کا مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس باہم امتحان کے لئے چالیس دن کافی ہیں۔ افسوس کہ اکثر عیسائی شکم پرست ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی فیصلہ ہو۔ ورنہ چالیس دن کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ آتھم کی طرح اس میں تو کوئی شرط نہیں۔ دعا کے ذریعہ سے مقابلہ ہوگا۔ جس کا سچا خدا ہے۔ بلاشبہ وہ سچا رہے گا۔ اس باہمی مقابلہ میں بیشک خدا مجھے غالب کرے گا۔ اور اگر میں مغلوب ہوا تو عیسائیوں کے لئے فتح ہوگی۔ جس میں میرا کوئی جواب نہیں۔ اور جو تاوان مقرر ہو اور میری مقدرت کے اندر ہو دوں گا۔ لیکن اگر میں غالب ہوا۔ تو عیسائی مقابل کو مردہ خدا سے دست بردار ہونا ہوگا اور بلا توقف مسلمان ہونا پڑے گا۔ اس سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا۔ جو معقول شرط چاہیں۔ مجھ سے کر لیں۔ میں میدان میں کھڑا ہوں۔ اور صاف صاف کہتا ہوں کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک مردہ ہے۔ جس کو امتحان کرنا ہو میرے مقابلہ میں آوے۔" ملخصاً

اس تحدی اور تحدیث نعمت کے بعد حضرت قمر الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت غیرت دلانے والے الفاظ میں پورے یقین اور اطمینان قلب کے ساتھ فرمایا کہ

"لعنتی ہے وہ دل جو بغیر مقابلہ کے انکار کرے۔ اور پلید ہے وہ طبیعت جو بغیر آزمائش کے منکر رہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ کوئی ہے جو اس آزمائش میں میرے مقابل پر آوے مردہ پرست کبھی نہیں آئیں گے۔ دیکھو زندہ مذہب میں یہ طاقت ہے کہ اس کے پابند آسمانی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ مردوں کو جانے دو زندوں کے ساتھ ہو جاؤ۔" ملخصاً بلفظہ اشتہار مذکور

حضرات ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرما لیا۔ کہ خدا کا پہلوان تمام نبیوں کا موعود محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیارا غلام چودھویں کا چاند خاتم المرسلینؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مسیح و مہدی علیہ السلام خاتم الاولیاء کس طرح میدان میں کھڑا ہو کر مخالفین کو للکارتا ہے اور کس استقلال اور ثابت قدمی اور استقامت کے ساتھ فرما رہا ہے کہ

میدان میں چوں شیر نر ۔ تنہا کھڑا ہوں بے خطر
آ جائے جو خم ٹھونک کر ۔ ہے کون ایسا تازہ دم

اسی پر اکتفا نہ کر کے ساتھ ہی ایک دوسرا اشتہار انعامی ایک ہزار روپیہ تمام عیسائیوں کے نام شائع کر کے فرماتے ہیں۔ کہ

"میں اس وقت ایک مستحکم وعدہ کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صاحب عیسائیوں میں سے یسوع کے نشانوں کو جو اس کی خدائی کی دلیل سمجھے جاتے ہیں۔ میرے نشانوں اور خوارق سے قوت ثبوت اور کثرت تعداد میں بڑھے ہوئے ثابت کر سکیں۔ تو میں ان کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام دوں گا۔ میں سچ سچ اور حلفاً کہتا ہوں۔ کہ اس میں تخلف نہیں ہوگا۔ میں ایسے ثالث کے پاس یہ روپیہ جمع کرا سکتا ہوں۔ جس پر فریقین کو اطمینان ہو۔ اس فیصلہ کے لئے غیر مذاہب والے منصف ٹھہرائے جائیں گے۔" بلفظہ اشتہار ۲۸ جنوری ۱۹۰۷ء

ان ہر دو اشتہارات کے مندرجہ بالا اقتباسات کو پڑھنے سے یہ امر تو بپایہ ثبوت پہنچا ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان میں چند امور بیان کئے ہیں۔ (۱) زندہ مذہب اسلام ہے (۲) زندہ خدا اسلام کا خدا ہے (۳) زندہ مذہب وہی کہلا سکتا ہے۔ جس میں آثار حیات اسی طرح ہر زمانہ میں پائے جائیں۔ جس طرح اوس مذہب کی ابتداء میں پائے جاتے تھے۔ اگر ایسا نہیں تو اوس مذہب کا یہ دعویٰ کہ کبھی وہ بابرکت۔ بامراد۔ اور پسندیدہ خدا تھا۔ محض قصہ ہے۔ جس کا ثبوت کچھ نہیں۔ پس ابتدائی برکات کی تصدیق جبھی متصور ہے جبکہ ہر زمانہ میں ایسے مذہب کے پیروکار اپنے وجود میں اوس مذہب کی پیروی کی برکتیں دکھلا سکیں۔ (۴) زندہ خدا وہی ہے۔ جو ہر زمانہ میں اپنی الحی القیوم ہونے کا ثبوت دنیا میں ظاہر کرتا رہے۔ اور یہ ثبوت بجز اس کے کہ اپنی آواز اوس مذہب کے سچے پیرو کو سنا دے۔ جس مذہب کے متعلق خدا کا یہ وعدہ ہے۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اگر اب خدا قدوس متکلم نہیں۔ اور سچے متبع سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ تو پہلے کسی زمانہ میں اس کا انسانوں سے ہمکلام ہونا بھی محض قصہ ہے۔ جس کا نہ کوئی ثبوت نہ زندہ مثال نہ خدا کے زندہ ہونے پر بجز اس کے کوئی اور دلیل قائم (۵) میں (مسیح موعودؑ) ہر ایک کو عیسائی ہو یا آریہ موسائی ہو یا برہمو اس دعویٰ کا ثبوت دینے کے لئے میدان میں کھڑا ہوں۔ جس کا جی چاہے مجھ سے بذریعہ ہمکلامی خدا (جو زندہ خدا اور زندہ مذہب کے پیرو ہونے کی دلیل ہے) مقابلہ کرے۔ (۶) اس باہمی امتحان کے لئے صرف چالیس دن کافی ہیں۔ (۷) اگر میں مغلوب ہوا اور ۴۰ روز میں اس کا ثبوت نہ دے سکا۔ تو ہر ایک ناوان جو میری مقدرت میں ہو ادا کروں گا (۸) اگر میں غالب ہوا۔ تو فریق مقابل سے سوائے تصدیق اسلام اور مسلمان ہونے کے اور کوئی شرط نہیں۔ (۹) جو شخص اس صاف اور آسان طریق فیصلہ سے روگردانی کرے۔ اور بغیر آزمائش و امتحان کے منکر رہے۔ وہ لعنتی اور ناپاک فطرت ہے۔ (۱۰) کوئی ہے جو اس آزمائش کے لئے میرے مقابل پر آوے۔ (۱۱) میرے نشانات و خوارق کے مقابلہ میں اگر کوئی عیسائی یسوع کے معجزات کو بلحاظ کثرت تعداد اور قوت ثبوت بڑھ کر ثابت کر دے۔ تو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا (۱۲) یہ انعام قبل از فیصلہ کسی ثالث کے پاس جمع کرا دیا جائے گا۔ (۱۳) اس امر کے فیصلہ کے لئے غیر مذہب والے منصف مقرر ہونگے۔" ان امور کو بالصراحت ہر ایک شخص اقتباس منقولہ بالا میں ملاحظہ کر سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا آج کل کے مدعیان اسلام و ٹھیکہ داران دوزخ کو اسلام کے زندہ مذہب اور اسلام کے زندہ خدا اور اسلام کی زندہ کتاب ہونے میں شک و تردد ہے یا یقین و ایمان؟ بصورت اول یعنے شک و تردد ہے۔ تو ایسے مذہب کو وہ دوسرے مذاہب کے کیا ترجیح دے سکتے ہیں۔ بصورت ثانی اگر یقین و ایمان ہے تو اس کا ثبوت ان کے پاس کیا ہے؟ کوئی زندہ نمونہ ان کے سامنے ایسا ہے۔ جو یہ کہتا ہو کہ ؎

آں خدائے کہ از و اہل جہاں بے خبر اند
بر من او جلوہ نمود ست گر اہلی بپذیر!

میں بلا خوف تردید کہتا ہوں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین و مخالفین میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں۔ جس کو وہ ثبوت دعویٰ میں پیش کر سکیں۔ اس سوال کے بعد اب دوسرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو حضرت جری اللہ نے چالیس روزہ دعوت دی تھی۔ اور جن کو یسوع کے نشانات مقابلہ میں پیش کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ ان میں سے ایک فرد بھی اس امتحان و مقابلہ میں برسر میدان نکلا؟ کسی نے دعوت چہل روزہ کو قبول کیا؟ کسی نے یسوعی معجزات کی کثرت و قوت کا مقابلہ کر کے دکھلایا؟ ہرگز نہیں! اگر کوئی ہے تو وہ اس کا نام لے دے۔ جو اس میدان کا مرد بنا ہو۔ ورنہ توبہ کرے۔ اور اللہ سے ڈرے۔ بدگمانی سے بچے اور خدا کے برگزیدہ کا مصدق ہو جائے۔ کاش کوئی کان رکھتا ہوا سنے اور آنکھیں رکھتا ہوا دیکھے اور دل رکھتا ہوا سمجھے۔

اس کے بعد مخالفین سے یہ بھی پوچھو کہ اے منکرو! اگر تم میں قوت فیصلہ یا تاب مقابلہ نہ تھی تو تم کم از کم اس بے ہودہ گوئی اور تکفیر فروشی سے باز رہ کر کف لسان ہی اختیار کرتے۔ تم کو کس نے خدائی فوجدار اور دوزخ کا ٹھیکہ دار یا بہشت کا ذمہ دار بنایا تھا۔ کہ اپنی زندہ حالت اور اعمال کی شامت سے اصحاب فیل کی طرح کعبۃ اللہ پر حملہ آور ہوئے ؎

اے امت شاہ عرب۔ کافر دیا کس کو لقب
یہ کیا کیا تو نے غضب۔ یہ کیا کیا تو نے ستم

وہ عیسےٰ موعود ہے وہ مہدیٔ معہود ہے..... ان کا عہد مردود ہے نزد خدائے کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

تحریف و الحاق بائبل پر مزید شہادتیں

نمبر ۳

(از شیخ عبدالقادر صاحب احمدی لائلپوری)

شہادت شانزدہم۔ سموئیل ۲ ۱۵/۷ سے ظاہر ہے۔ کہ سردار ابی سلوم داؤد علیہ السلام کے خلاف بغاوت کی تیاریاں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کے لئے اس نے یہ ڈھنگ کھیلا کہ پہلے داؤد علیہ السلام سے اجازت طلب کی۔ کہ میں نے منت مانی ہوئی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اسے پورا کرنے جاؤں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "اور بعد چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا کہ مجھے پروانگی ہو کہ میں جاؤں اور اپنی منت کو جو کہ میں نے خداوند کے حضور کی جیرون میں ادا کروں" سموئیل ۲ ۱۵/۷ چنانچہ وہ منت پورا کرنے کے بہانے جاتا ہے۔ اور مدینہ وہ داؤد علیہ السلام کے خلاف بغاوت کھڑی کر دیتا ہے۔ دیکھو سموئیل ۲ ۱۵ باب (جس بغاوت کا کہ نام بغاوت ابی سلوم ہے) اب تحقیق طلب امر تو یہ ہے کہ بغاوت ابی سلوم کب ہوئی۔ اگر اس کے جواب میں محولہ آیت کے مطابق تسلیم کیا جائے۔ کہ یہ بغاوت داؤد علیہ السلام کی تخت نشینی کے چالیس برس بعد ہوئی۔ تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ یہ بغاوت بعد از وفات داؤد بادشاہ ہوئی (کیونکہ جیسا کہ بائبل سے ظاہر ہے کہ داؤد علیہ السلام نے کل چالیس سال بادشاہی کی (دیکھو سموئیل) حالانکہ یہ بدیہی البطلان ہے۔ اور پھر اسی آیت کے سیاق سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ داؤد علیہ السلام بغاوت ابی سلوم کے بعد کافی عرصہ زندہ رہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ متذکرۃ الصدر آیت محرف و مبدل ہے۔ چنانچہ اس کا سب سے بڑا اور پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ اس آیت کے حاشیہ اور ریفرنس میں لکھا ہے "کہ سریانی اور عبرانی ترجموں میں چالیس کی جگہ چار (ہے)" دیکھو سموئیل ۲ ۱۵/۷ مطبوعہ ۱۸۷۰ء کا حاشیہ۔ گویا کہ صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعہ کہ بغاوت ابی سلوم داؤد علیہ السلام کی تخت نشینی کے چالیس برس بعد ہوئی۔ جو کہ سال ہا سال اور قرنہا قرن سے بائبل میں موجود چلا آتا ہے۔ محرف و مبدل ہے پس بایں صورت بائبل تاریخی حیثیت سے بھی گر گئی۔ اور پھر دوسرا ثبوت یہ کہ خود مفسرین بائبل قائل ہیں۔ کہ یہ عبارت محرف اور بائبل کی ایک شدید تاریخی غلطی ہے۔ چنانچہ اس وقت میں بخوف طوالت بہت سے مفسرین میں سے صرف ایک کا قول پیش کرتا ہوں۔ مشہور مفسر جناب آدم کلارک صاحب اپنی تفسیر جلد ۲ میں زیر آیت ہذا فرماتے ہیں "اس میں شبہ نہیں کہ یہ عبارت محرف ہے"

شہادت ہفتدہم۔ اب میں بالآخر خود عمائد مسیحی دین کا اقبال پیش کرتا ہوں۔ کہ قدیم اور جدید یعنی مروجہ اناجیل میں فرق ہے۔ اور کچھ اس پر طرفہ یہ کہ ان مشہور و معروف تثلیثی علماء نے خود اناجیل کی وہ آیات پیش کی ہیں۔ جو کہ موجودہ نسخوں میں تو موجود ہیں لیکن مروجہ اناجیل اربعہ میں غائب ہیں۔ چنانچہ میرے سامنے اس وقت ۱۹۰۴ء کی بائبل مطبوعہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور موجود ہے۔ جس کے عہد جدید کے ٹائٹل پیج میں لکھا ہے "واضح ہو کہ یہ ترجمہ نئے عہد نامہ کے اصل یونانی متن کے مطابق کیا گیا۔ اور اس متن کی وہ صورت منظور ہوئی۔ جسے انگریزی نئے عہد نامہ کے کنندگان نے ۱۸۷۰ء تا ۱۸۸۱ء قدیمی نسخوں سے مقابلہ کر کے قبول کیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۰۴ء میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی طرف سے یونانی عہد نامہ کی ایک اور طبع شدہ نکلی۔ جس میں کہ مشہور و معروف الہٰنیات کے پروفیسر ڈاکٹر ابرہارٹ نیسلے صاحب نے انیسویں صدی کے بڑے بڑے عالموں کی رائے کے مطابق متن کی اور بھی تصحیح کی تھی۔ اس میں جو فرق بمقابلہ اس متن کے نکلا جو مذکورہ بالا انگریزی ترجموں کو منظور تھا۔ وہ اس اردو ترجمہ کے حاشیہ میں حرف "ن" سے اشارہ دیکر درج کیا گیا"

معزز ناظرین یہ ہے وہ تحریر جس میں کہ صاف تمام تثلیثی علماء مقر ہیں۔ کہ اناجیل کے قدیمی اور جدید نسخوں میں فرق ہے۔ جو کہ انہوں نے حاشیہ میں حرف "ن" سے اشارہ دیکر درج کیا۔ پس آؤ اب ہم اُن آیتوں میں سے کچھ آیات ہدیہ ناظرین کریں جن کے متعلق متذکرہ عبارت میں لکھا ہے۔ کہ وہ قدیم عہد جدید میں تو مذارد ہیں۔ لیکن جدید اناجیل میں موجود چلی آتی ہیں۔

(۱) مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹-۲۰ میں مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ لیکن اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ حاشیہ "ن" آیت ۱۹-۲۰ کی بجائے (جن میں کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا تذکرہ ہے۔ ناقل) یہ عبارت پائی جاتی ہے"۔ اور جو انہیں فرمایا گیا تھا۔ وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا۔ اور اس کے بعد خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی زندگی کی پاک اور لازوال منادی کی" اب لامحالہ ان دونوں مخالف آیتوں میں سے ایک کو محرف و مبدل قرار دینا پڑے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) یوحنا $\frac{۷}{۵۳}$ سے لیکر $\frac{۸}{۱۱}$ تک کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ "یہ عبارت اکثر پرانے قلمی نسخوں میں اس موقع پر نہیں پائی جاتی۔ گویا کہ انجیل یوحنا کی یہ بارہ آیات قدیمی نسخوں میں تو غائب ہیں۔ لیکن موجودہ اناجیل کے نسخوں میں پائی جاتی ہیں۔

(۳) متی $\frac{۱۹}{۹}$ "جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے۔ وہ زنا کرتا ہے"۔ اس کے حاشیہ "ن" میں لکھا ہے۔ کہ "یہ عبارت (پرانے نسخوں میں) ندارد ہے"۔ لو صاحب قصہ پاک ہوا۔ کہ بارہ الفاظ کی آیت ہی پرانی اناجیل میں غائب ہے۔ پس اس طرح تو نکاح بیوگان کی یہ مایہ ناز مؤید آیت ہی محرف تسلیم کرنی پڑیگی۔

چہ خوب

(۴) "خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی خوشخبری کا شروع مرقس $\frac{۱}{۱}$ حاشیہ "ن" خدا کے بیٹے ندارد"۔

(۵) اور وہ (حواری) یہ ہیں۔ مرقس $\frac{۳}{۱۶}$ مگر اصل عبارت جو کہ حاشیہ میں ہے۔ وہ یہ ہے "اس نے یہ بارہ (حواری) مقرر کئے"۔

(۶) "پھر وہاں سے اٹھ کر (یسوع) صور اور صیدا کی سرحدوں میں گیا"۔ مرقس $\frac{۷}{۲۴}$ حاشیہ "ن" صیدا (شہر) ندارد"۔ پس یہ بھی انجیل کی ایک تاریخی غلطی ہوئی۔

(۷) واقعہ صلیب کے وقت پطرس مسیح علیہ السلام پر سردار کاہن کی لونڈی کے روبرو لعنت ڈالتا ہے۔ تو پھر مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ "مرغ کے دوبار بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا"۔ (مرقس $\frac{۱۴}{۱۲}$) مرغ نے پہلی بانگ دی۔ مرقس $\frac{۱۴}{۶۹}$) لیکن افسوس کہ اس آیت کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ "ن" کہ مرغ نے بانگ دی ندارد"۔ پس اندریں صورت صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ مرغ نے صرف ایک ہی بار بانگ دی۔ نہ کہ مسیح کی پیشگوئی کے مطابق دوبار۔ کیونکہ حاشیہ میں مرغ کی پہلی بانگ کا انکار کیا گیا ہے۔ پس درانحالیکہ اول تو جناب یسوع کی پیشگوئی برحق ثابت نہ ہوئی۔ دوئم ثابت ہو گیا۔ کہ مرقس باب ۱۴ میں جو مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق مرغ کے دوبار بانگ دینے کا تذکرہ ہے تو وہ کسی مسیحی دیندار نے صرف جناب یسوع کی پیشگوئی پوری کرنے کی غرض سے درج کیا۔ ورنہ دراصل مرغ کے ایک ہی بار بانگ دینے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(۸) "اور وہ (یعنی مسیح) گلیل کے عبادت خانوں میں منادی کرتا رہا۔ لوقا $\frac{۴}{۴۴}$ حاشیہ بتاتا ہے کہ گلیل نہیں بلکہ مسیح یہودیہ کے عبادت خانوں میں منادی کرتے رہے۔

(۹) ایک عورت کا ذکر ہے۔ کہ وہ اپنا سارا مال حکیموں پر خرچ کر چکی تھی۔ لوقا $\frac{۸}{۴۳}$ حاشیہ سے ظاہر ہے کہ یہ عبارت پرانی انجیلوں میں غائب ہے۔

(۱۰) "لیکن ایک چیز ضرور ہے"۔ لوقا $\frac{۱۰}{۴۲}$ مگر اصل عبارت جو کہ حاشیہ میں مندرج ہے وہ یہ ہے۔ کہ "لیکن ضرورت چند ہی چیزوں کی ہے بلکہ ایک کی"۔

(۱۱) "یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے"۔ (یوحنا $\frac{۳}{۱۳}$ حاشیہ "ن" آسمان میں ہے ندارد"

(۱۲) "اور خدا بھی اسے اپنے میں جلال دیگا"۔ یوحنا $\frac{۱۳}{۳۲}$ حاشیہ سے ظاہر ہے کہ یہ ساری عبارت یوں ہے "اگر خدا نے اسی میں جلال پایا ہے۔ تو خدا بھی اپنے میں جلال دیگا"۔

(۱۳) پطرس نے رویا میں دیکھا کہ تین آدمی مجھے پوچھ رہے ہیں۔ اعمال $\frac{۱۰}{۱۹}$ حالانکہ حاشیہ "ن" سے ظاہر ہے کہ تین کی بجائے دو آدمی۔

(۱۴) پولوس رسول اپنے سفرنامہ میں بیان کرتا ہے کہ "اور ترفیمس آسیا تک اس کے ساتھ گئے"۔ اعمال حاشیہ۔ آسیا تک ندارد۔

(۱۵) بلکہ یسوع مردوں میں سے جی اٹھا۔ اعمال $\frac{۴}{۱۰}$ حاشیہ "مردوں میں سے ندارد"

(۱۶) اور دیکھو (یسوع) کے لئے آسمان کھل گیا۔ متی $\frac{۳}{۱۶}$ حاشیہ "ن" اس کے لئے ندارد۔ اب دیکھو ان الفاظ کے نہ ہونے سے عبارت میں کتنا فرق آجاتا ہے

(۱۷) "اے خداوند (مسیح) مجھے مہلت دے متی $\frac{۱۸}{۲۶}$ حاشیہ "ن" اے خداوند ندارد" (ب) اسی لوقا $\frac{۹}{۵۹}$ کے حاشیہ سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح کے لئے جو خداوند کا لفظ آیا ہے یہ پرانے نسخوں میں ندارد ہے" پس اس سے بھی تحریف بائبل اظہر ہے

(۱۸) متی $\frac{۲۱}{۳۱}$ وہ بولے پہلا یسوع نے کہا حاشیہ پہلا کی جگہ دوسرا۔

(۱۹) (ہیرودوس) نے کہا کہ یوحنا مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ مرقس $\frac{۶}{۱۴}$ اصل عبارت یہ ہے کہ لوگ کہتے تھے کہ یوحنا مردوں میں سے جی اٹھا" نہ کہ ہیرودوس

(۲۰) پس تو اس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے۔ یوحنا $\frac{۴}{۹}$ حاشیہ عورت کی نسبت ندارد

(۲۱) زمین پر انگلی سے لکھنے لگا۔ یوحنا انگلی سے ندارد ہے۔

(۲۲) اے عورت یہ لوگ کہاں ہیں یوحنا $\frac{۸}{۱۱}$ اصل عبارت یہ ہے۔ کہ تیرے پر وہ نالش کرنے والے کہاں ہیں۔ حاشیہ

(۲۳) میرا باپ جس نے مجھے دی ہیں۔ سب سے بڑا ہے۔ یوحنا $\frac{۱۰}{۲۹}$ "ن" حاشیہ ۲۹ آیت اس طرح ہے۔ "جو کچھ میرے باپ نے مجھے دیا ہے۔ وہ سب سے بڑھ کر ہے۔

(۲۴) غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے" اعمال $\frac{۵}{۶}$ حاشیہ "نافرمانی کے فرزندوں پر ندارد"

(۲۵) اس سنہری قربان گاہ کے سینگوں میں سے مکاشفہ $\frac{۹}{۱۳}$ اصل عبارت یہ ہے "اس سنہری قربانگاہ کے چاروں سینگوں میں سے"

(۲۶) خدا آپ ان کے ساتھ رہے گا۔ اور ان کا خدا ہوگا۔ مکاشفہ $\frac{۲۱}{۴}$ حاشیہ ن "ان کا خدا ہوگا ندارد۔

(۲۷) پطرس اور اس کے ساتھیوں نے کہا۔ لوقا $\frac{۸}{۴۵}$ حاشیہ ن "اس کے ساتھیوں ندارد

(۲۸) تو جاگتا رہتا۔ اور اپنے گھر میں نقب نہ ہونے دیتا۔ لوقا $\frac{۱۲}{۳۹}$ حاشیہ۔ تو جاگتا رہتا ندارد۔

(۲۹) جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ مرقس $\frac{۱۳}{۳۳}$ "دعا مانگتے ندارد۔ حاشیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متذکرۃ الصدر تمام وہ آیتیں پیش کرنے کے بعد جو کہ مروجہ اناجیل میں تو موجود ہیں۔ لیکن قدیم عہد جدید میں مفقود ہیں۔ اب میں وہ آیات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جو کہ عہد جدید کے قدیم نسخوں میں تو عرصہ دراز سے موجود چلی آتی ہیں۔ لیکن مابعد نو طبع شدہ نسخہ جات میں غائب ہیں۔

(۱) "یوحنا نے اس کو کہا کہ اے استاد ہم نے ایک شخص کو تیرے نام سے بدروحوں کو نکالتے دیکھا اور اسے منع کیا" مرقس ۹/۳۸ مگر حاشیہ سے ظاہر ہے کہ اس خط کشیدہ خالی جگہ میں ایک اور عبارت بھی ہے اور وہ یہ کہ "وہ ہماری پیروی نہیں کرتا" ایزاد حاشیہ

(۲) نسب مسیح میں لکھا ہے۔ کہ "وہ بخشون کا اور وہ عمیناداب کا ——— اور وہ ازلی کا (بیٹا ہے) لوقا ۳/۳۲ لیکن حاشیہ میں لکھا ہے "اور وہ ادمین کا زائد۔ گویا کہ اب اس طرح ہو گیا" وہ بخشون کا اور "عمیناداب کا اور وہ ادمین کا اور "ازلی کا" پس اب بتایا جائے۔ کہ ان دونوں نسب ناموں میں سے کس کو تاریخ کے مطابق یعنی صحیح اور کس کو غلط اور محرف کہو گے۔

(۳) پیادوں نے جواب دیا۔ کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا ——— فریسیوں نے انہیں جواب دیا۔ یوحنا ۷/۴۶ حاشیہ بتلاتا ہے۔ کہ اصل عبارت یوں ہے "پیادوں نے جواب دیا کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ جیسا یہ انسان کرتا ہے" ایزاد۔

(۴) اور وہ یہ سن کر ——— بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک یوحنا ۸/۹ مگر حاشیہ سے ظاہر ہے کہ خط کشیدہ خالی جگہ میں یہ عبارت ایزاد ہے "اور اپنے دل میں قائل ہو کر" حاشیہ

(۵) یسوع نے سیدھے ہو کر ——— اس سے کہا یوحنا ۸/۱۰ حاشیہ سے ظاہر ہے کہ اس خالی جگہ میں ایک اور عبارت ہے جو کہ موجودہ اناجیل میں مفقود ہے۔ وہ یہ کہ "جب عورت کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا تو

ایزاد۔

(۶) اس نے اپنے ہاتھ اور پسلی دکھلائی یوحنا ۲۰/۱۹ حاشیہ۔ پسلی کے پہلے دونوں کا لفظ زائد ہے۔

معزز ناظرین جیسا کہ آپ کا مشاہدہ ہے۔ کہ یہ امر علی وجہ الاتم بپایہ ثبوت پہنچ چکا۔ کہ اناجیل مروجہ غیر محفوظ عن التحریف ہیں۔ کیونکہ میں دکھلا چکا کہ نصاریٰ نے بہت سی آیات اناجیل کے نو طبع شدہ نسخہ جات میں سے اڑا دی ہیں۔ یا زائد کر دی ہیں۔ جو کہ صراحتاً ان کی خیانت پر دال ہے۔ پس جہاں کہ نصاریٰ کا اپنی مسلمہ الہامی کتب کو تحریف و تبدل اور جعل و الحاق کا تختہ مشق بنانا ان کو پایہ اعتبار سے گرا دیتا ہے۔ وہاں انہی کے ہاتھوں قرآن مجید کی حقانیت بھی روشن اور دوبالا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی ایک کتاب ہے۔ جس نے کہ با الفاظ واضح بیانگ دہل پکار کر کہا کہ یحرفون الکلمۃ عن مواضعہ و نسوا حظاً مما ذکروا بہ۔ یعنی اہل کتاب (جس میں کہ نصاریٰ اور یہودی دونوں شامل ہیں) دو قسم کی تحریف کرتے ہیں۔ ایک لفظی اور ایک معنوی جس کا کہ بہت کچھ عملی ثبوت اوپر مضمون میں پیش کیا جا چکا ہے۔ لیکن قطع نظر اس کے دوسری طرف پیشگوئی کے طور پر قرآن مجید نے بآواز بلند اپنی حفاظت کا ذمہ وار خدائے حافظ کو قرار دیا۔ جس نے کہ قرآن مجید کے لفظ لفظ کو لوگوں کے دلوں پر نقش کر کے اسے محفوظ کر دیا۔ چنانچہ لکھو کھا حفاظ قرآن اس الٰہی کلام کے تا ابد محفوظ رہنے کے منہ بولتے گواہ ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اناجیل کا جو حشر ہوا وہ تو اب سن ہی چکے۔ آؤ اب ذرا لگے ہاتھ تورات کی گذشتہ تاریخ پر ایک سرسری نظر دوڑائیں۔

موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء سے ظاہر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بڑی کوشش کی کہ تورات محفوظ رہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک مضبوط صندوق صرف اس غرض کے لئے بنوایا (دیکھو خروج ۲۵/۱۰ استثناء ۱۰/۵) کہ اس میں تورات بحفاظت رکھی جاوے۔ اور پھر اس صندوق کو بنی لاوی کے کاہنوں اور اسرائیلیوں کے (جن کو خود حضرت موسیٰ نے غیر دیانتدار ٹھیرایا استثناء ۳۱/۲۷) حوالے کیا (استثناء ۳۱/۹) چنانچہ پھر لکھا ہے "اور ایسا ہوا کہ جب موسیٰ اس شریعت کی باتوں کو اپنی کتاب میں لکھ چکا۔ اور وے تمام ہوئیں۔ تو موسیٰ نے لاویوں کو جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اٹھاتے تھے۔ فرمایا کہ اس شریعت کی کتاب کو لیکے خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کی ایک بغل میں رکھو" الخ (استثناء ۳۱/۲۴ تا ۲۶ خروج ۲۵/۱۶ ۲۱) چنانچہ سلاطین ۱/۸ ۹/۲۱ سے ظاہر ہے کہ تورات بنی لاویوں نے بحفاظت صندوق میں رکھ دی تھی۔ لیکن اب تحقیق طلب امر یہ ہے۔ کہ وہ تورات محفوظ رہی یا ضائع ہو گئی۔ تو اس کے لئے افسوس سے ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد تورات صحیح سلامت نہ رہی بلکہ تلف ہو گئی۔ چنانچہ سلاطین ۱/۸ ۹/۲۱ سے ظاہر ہے کہ وہ صندوق کھولا جاتا ہے۔ لیکن صندوق میں کچھ نہ تھا۔ سوائے پتھر کی ان دو لوحوں کے جنہیں موسیٰ نے حورب میں رکھا" گویا کہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ بنو لاوی کے ہاتھوں جن کو کہ حضرت موسیٰ نے تورات کی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ تورات کے نسخے تلف ہو گئے۔ اور "تختیاں جن پر کہ صرف موسیٰ علیہ السلام نے احکام عشرہ لکھے تھے (حوالہ کے لئے دیکھو۔ استثناء ۱۰/۵) محفوظ تھیں۔ اور باقی تمام ضائع ہو گئیں۔ چنانچہ یہی دو تختیاں یعنی جو کہ حورب کے مقام پر موسیٰ علیہ السلام نے صندوق میں رکھیں (خروج ۴۰/۲۰) اور پھر (جس کا کہ مزید ثبوت یہ ہے کہ متذکرہ آیت یعنی سلاطین ۱/۸ ۹/۲۱ کے ریفرنس میں اسی خروج ۴۰/۲۰ کا حوالہ دیا گیا) اور پھر طرفہ یہ کہ جتنی تورات موجودہ گئی۔ اس کو بھی یحرفون الکلمۃ کے مصداقوں نے تحریف و الحاق کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ خود بائبل نے ہی یحرفون الکلمۃ" کا پورا نقشہ کھینچا ہے۔ اور صرف بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے۔ (۱) "دیکھو خداوند سرزمین کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈیلکے خالی کرتا ہے۔ اور اوپر کے تلے کرتا ہے ..... مرزمین بالکل خالی کی جائے گی۔ اور بشدت غارت ہوگی ..... کیونکہ انہوں نے شریعتوں کو عدول کیا قانون کو بدلا عہد ابدی کو توڑا۔" یسعیاہ ۲۴/۵۰۱ (ب) "تم کیونکر کہتے ہو۔ (بنی اسرائیل کے متعلق ہے) کہ خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے۔ دیکھو حقیقت میں اس نے اسے عبث بنا رکھا ہے۔ کیونکہ نقل لویں کا قلم باطل ہے۔" یرمیاہ ۸/۸

اب دیکھئے صاف ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل نے تورات محرف مبدل کر دی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ محولہ پہلی آیت میں بنی اسرائیل پر آفتیں آنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی کتاب خامس استثناء ۲۴/۲ میں لکھا ہے۔ کہ "تم اس کلام میں جو میں تمہیں فرماتا ہوں۔ کچھ زیادہ نہ کیجیو اور نہ کم کیجیو۔ ..... اور جو کچھ کہ خدا نے بعل فغور کے سبب کیا۔ وہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے۔ کہ ان سب مردوں کو جو کہ بعل فغور کے پیرو تھے۔ خداوند تمہارے خدا نے تمہارے درمیان سے نابود کیا۔" (گویا کہ ظاہر ہے کہ اگر تم تحریف کرو گے۔ تو تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا)

اور نیز یوحنا عارف کے مکاشفات کے آخر میں لکھا ہے "اگر کوئی ان باتوں میں کچھ بڑھا دے تو خدا ان آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں۔ اس پر ڈالے گا۔" مکاشفہ ۲۲/۲۲ اور پھر امثال ۳۰/۶ میں بھی لکھا ہے۔ کہ "تو اس کی (تورات) باتوں میں کچھ مت ملا۔ نہ ہو کہ وہ تجھ کو تنبیہ دے۔" پس کیا وجہ تھی۔ کہ بنی اسرائیل پر آفت پر آفت آئی۔ یہی ہے کہ انہوں نے حکموں کا عدول کیا اور قانونوں کو بدلا۔" اور تحریف والحاق سے کام لیا۔ فتدبروا۔ فتدبروا۔ فتدبروا۔

القصہ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی کتاب کی حفاظت کرنی مشیت ایزدی میں منظور تھی۔ تو وہ صرف ابدی شریعت قرآن مجید ہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ماسوا اس کے تمام کتابیں تحریف والحاق کا نشانہ بن چکی ہیں۔ "بنابریں وہ کتب ساقط عن الاعتبار تا قابل اتباع اور لائق تمسک نہیں رہیں۔ پس چشم بینا رکھنے والوں کے لئے یہ قرآن مجید کے الٰہی کلام ہونے کا بدیہی ثبوت ہے۔ لیکن تعصب بھری اور بدنما ٹینٹ والی آنکھ کیونکر اس الٰہی کلام کی حقانیت اور صداقت کو دیکھ سکے ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب :: ورنہ تھے میری صداقت میں براہین بیشمار

دیانند جی کی توہین نہیں ہو سکتی

لاہور کا بدزبان دریدہ دہن ایڈیٹر پرکاش زیر عنوان "بھگوان دیانند کی شان میں گستاخی" ایک سناتنی اخبار کے واضح بیان پر واویلا کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"آنند" جیسے اخبارات بھی سناتن دھرمی تہذیب کا دیوالہ نکال کر رشی دیانند کی شان میں ناقابل معافی بکواس کو اپنے کالموں میں جگہ دیکر لاکھوں آریہ سماجیوں کے جذبات کو پیروں تلے روندتے ہوئے دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ اس کا جواب دو۔" آنند" کا کرشن نمبر ہمارے سامنے ہے۔ اس میں کسی گمنام سناتن دھرمی گوپال مصرنامک نے رشی دیانند کے خلاف بکواس کر کے وہ ناقابل معافی گستاخی کی ہے۔ جسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں اس نے رشی دیانند کے کیرکٹر پر کمینے حملے کئے ہیں۔ وہاں لکھا ہے "دیانندی شور مچایا کرتے ہیں۔ کہ فلاں مضمون سے سوامی جی کی توہین ہوتی ہے۔ لیکن میرا دعویٰ ہے۔ کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کوئی ایسا لفظ نہیں مل سکتا جس سے سوامی جی کی توہین ہو سکے۔"

آریہ سماج کی ناکامی

آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۱۶ اگست میں ایک آریہ کی مراسلت شائع ہوئی ہے۔ جس میں وہ آریہ سماج کی ناکامی پر اظہار خیالات کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"رشی (دیانند) کے پیروؤں نے سوامی جی کے نکتہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ اس لئے مرکزی پنجاب کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ لاہور کے چاروں طرف سکھ صاحبان کی اصلی آبادی ہے۔ جس کو آریہ سماج اپنے حلقہ اثر میں نہ لا سکا۔ کھشتری قوم سے سکھ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ہندو قوم کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا۔ سنت نانک نے ویدانپشد اور گیتا کی بانی کا پرچار کیا۔ مابعد گوروؤں نے سناتن دھرمی خیالات کو سراہا۔ مگر سماج نے نانک کی بانی سے پورا فائدہ نہ اٹھا کر سکھوں سے بھائی چارہ پیدا نہ کیا اور نہ ہی لاہور کے گرد و نواح کے کھتریوں میں پرچار کیا۔

علاوہ اس کے رہتک اور حصار کے خالص ہندو عنصر کے درمیان آریہ سماج نے کوئی خاص کام نہ کیا۔ جہاں سے کہ نہایت اعلیٰ اور مخلص ورکر مل سکتے تھے۔ ایسے ہی نہ پہاڑ میں کوئی خاص محنت کی۔ ہاں البتہ (عیسائی) مشن کی اندھا دھند تقلید ضرور کی۔ مگر مشن نے بڑی دانائی سے کام کیا جب آریہ سماج کے سکول اور کالج مقبول ہونے لگے۔ تو عیسائیوں نے اپنے سکول بند کر دیئے اور انہوں نے پرچار کے سادھن بڑی عجلت سے بدل دیئے۔ مگر آریہ سماج نے روز اول سے جو پروگرام اختیار کیا ہے۔ اس میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ حالات بدل گئے ہیں۔ آریہ سماج نے مسلمانوں کے خلاف تحریر کے ذریعہ آواز بلند کر کے برادران وطن کو منظم کر دیا ہے۔ اور اپنے کو کمزور کر دیا ہے۔ نہ منڈن کو زور سے چلایا ہے نہ کھنڈن کے کھڑگی کا استعمال کیا ہے۔ اور نہ اپنی پالیسی کو بدلا ہے۔

مجلسی لحاظ سے آریہ سماج نہایت کامیاب رہا ہے۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے اس کے ممبروں تو کیا اس کے لیڈروں نے بھی کوئی نمایاں ترقی نہیں دکھائی۔"

ثناء اللہ اور بہاء اللہ!

آنچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

ایک وقت تھا۔ کہ امرتسری ملاں اپنی جہالت اور نادانی سے احمدیوں کے مقابلہ میں بڑے زور سے مدعی تھا۔ کہ فرقہ بہائیہ کا دعویٰ بہاء اللہ کے متعلق خدائی کا نہیں۔ بلکہ نبوت کا ہے۔ مگر خدا کی شان آج اسی قلم اور زبان سے مان گیا۔ کہ واقعی بہائی گروہ بہاء اللہ کی خدائی کا مدعی ہے۔ چنانچہ دبی زبان سے لکھتا ہے کہ

"شیخ بہاء اللہ ایرانی کے معتقد چونکہ قرآن مجید کو کتاب الٰہی مانتے ہیں اور قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین لکھا ہے لہذا شیخ بہاء اللہ کو نبی یا رسول کہنے کی ان کو جرأت نہیں ہوتی۔ اس لئے نبوت اور رسالت کو ختم تسلیم کر کے شیخ بہاء اللہ کو اس سے اوپر کا درجہ دیتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ نبوت اور رسالت کے اوپر کیا درجہ ہے؟ اس کا جواب خود انہی کے الفاظ میں اچھا معلوم ہوگا۔ لہذا ہم وہی پیش کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

"دور نبوت اور دور قیامت

یہ خداوند عالم نے اس کرہ ارض کے رہنے والوں کے لئے دو دور مقرر کئے تھے۔ جن کی تشریح و تفصیل تمام کتب مقدسہ میں موجود ہے۔ پہلا دور نبوت کا دور ہے۔ جس میں پہلے نبی سے لے کر آخری نبی تک سب نے آنے والے دورِ قیامت کی خبریں دی ہیں۔ اور دنیا کو دور قیامت میں کامیاب ہونے کے لئے تیار کیا ہے۔

جب دور نبوت اپنا وقت پورا کر چکا۔ اور حضرت محمدؐ خاتم النبیین ہو کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے تو آپ نے صاف صاف اعلان فرما دیا۔ کہ

آج دور نبوت تمام ہو گیا۔ اور اب
میرے بعد دور قیامت ہی نمودار ہو گا۔

دور نبوت کو حضرت خاتم نے ایک قصر یا محل قرار دیا جس کی اینٹیں تمام انبیائے کرام تھے۔ اس قصر میں صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی۔ حضرت خاتم نے فرمایا۔ کہ وہ اینٹ میں ہوں۔ اب قصرِ نبوت مکمل ہو گیا اب اس تمام کارروائی کا مقصود یعنی جلوہ محبوب بزم آرا ہو گا۔ اسی دن کے لئے ساری تیاری تھی۔

چنانچہ سورۂ احزاب میں آیت خاتم النبیین کے فوراً بعد بشارت دی "یوم یلقونہ" کہ وہ لوگ جو دور نبوت میں تربیت پا کر تیار ہو چکے ہیں۔ دور قیامت میں لقائے محبوب سے فائز ہوں گے۔

اور فرمایا کہ جو کوئی لقائے الٰہی کا مشتاق ہے اسے بشارت ہو کہ اب خدا کا زمانہ آنے والا ہے۔ جبکہ وہ جلوہ گر ہو گا۔

اس دن بہت سے لوگ اپنے رب کو دیکھیں گے۔ اور تر و تازہ ہوں گے۔ اور بہت سے لوگ بارگاہ محبوب سے دور خوف و خطر میں پڑے ہوں گے۔ اور مایوس و محروم ہوں گے۔ اپنے رب کی مخالفت کرینگے اور ابدی ہلاکت میں جا پڑینگے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس کیفیت کو بھی ہر شخص نہ سمجھ سکے گا۔ بلکہ اہل بصیرت ہی سمجھیں گے۔ اور باقی لوگ حیرت میں رہ جائیں گے۔ اور تعجب سے کہیں گے کہ قیامت کہاں ہے؟ دیدار الٰہی کب ہوا؟ مگر وہ لوگ جنہیں علم و ایمان عطا ہو گا۔ وہ اعلان کریں گے۔ کہ آج دور قیامت ہے۔ لیکن اہل حجاب بے خبر ہیں۔ (رسالہ بہائی)

پنجاب میں شعبہ ملازمت کا قیام

پنجاب میں تعلیم یافتہ طبقات کے درمیان بے کاری کو دور کرنے کا سوال کچھ مدت سے حکومت پنجاب (وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ) کے زیر غور رہا ہے۔ اس ضمن میں امداد کی مختلف صورتیں تجویز کی گئی ہیں۔ لیکن وزارت مذکور نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ محکمہ صنعت و حرفت میں ایک شعبہ ملازمت کے قیام سے اس کام کا آغاز کیا جائے۔ شعبہ مذکور میں

(۱) ہر جماعت کے گرایجویٹوں انٹرمیڈیٹ کالجوں ثانوی مدارس اور صنعتی اور ٹکنیکل مدارس اور اداروں کے طلباء میں بے کاری دور کرنے کے متعلق کوائف و اعداد و شمار موجود رہیں گے۔ اور

(۲) یہ شعبہ ملازم رکھنے والوں اور بے کاروں کو یکجا کرنے میں مدد دے گا۔

لہذا متذکرہ بالا جماعتوں کے تعلیم یافتہ بے کاروں کو چاہیئے۔ کہ وہ ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب مال روڈ لاہور کے نام اپنی درخواستیں بھیجیں۔ جن میں اپنی قابلیتوں اور عملی تجربہ کے متعلق تفصیلات درج ہوں۔ اور ان میں یہ بھی ظاہر کیا جائے کہ وہ اپنے آپ کو کس ملازمت یا کن ملازمتوں کے لئے موزون سمجھتے ہیں۔ درخواست مقررہ فارم پر لکھنی چاہیئے۔ جس کی نقل ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت کے دفتر سے مل سکتی ہے۔ رجسٹر شدہ بیکاروں کے ناموں کے متعلق ان سرکاری اور غیر سرکاری ملازم رکھنے والوں کو اطلاع دی جائے گی۔ جن کو موزون آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ ان اشخاص کو جن کے نام محکمہ صنعت و حرفت کے رجسٹروں میں درج ہیں۔ ملازمت دلوانے کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ لیکن ملازم رکھنے والوں اور بیکاروں کو یکجا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر اخبارات کی سیر

نیک مشورہ

مغرب پرست ہندوستانی اور ایرانی نوجوان تعلیم یافتہ فیشن کی دلدادہ دولت و حیا و شرم کی کمسن غارت گر ماں بہنوں جب پردہ پوشی تمہارے لئے عار خانہ نشینی تمہارے حق میں مضر صحت ہے۔ تو آؤ نا اپنے پیروں کی تقلید کرو۔ اور سچے مرید بنکر دکھلاؤ۔ اپنے حسن کی جلوہ ریزیوں سے برہنگی و عریانی کے منتر سے اپنے ہم خیال مغرب پرست نوجوانوں کے ساتھ نمائش کی دنیا میں تبادلۂ جذبات حیوانی کرو۔ خوب خوب ڈنر پیلو۔ اور مگدر ہلاؤ۔ ہوا خوری کرو۔ اور پہلوان بن کر اپنے عاشقوں کو چت کرو۔ (سرفراز ۱۵ اگست ۳۶ء)

نکبت اسلام

سچ پوچھئے تو مسلمان جن پاکیزہ اخلاق اور اعمال کے باعث عروج تک پہنچا تھا انہیں رفتہ رفتہ چھوڑ رہا ہے۔ طلاق ہی نہیں۔ اس کی زندگی کے ہر شعبہ کی یہی کیفیت ہے۔ نہ اسلام کی پرواہ ہے۔ نہ اسلامی تعلیم کی۔ لیکن مسلمان یاد رکھیں۔ کہ اگر ان کی یہی حالت کچھ اور دنوں رہی۔ تو پھر یہ قوم ذلت و نکبت کے ایسے گڑھے میں گرے گی۔ جہاں سے اس کا ابھرنا بہت مشکل ہوگا۔" (حمایت اسلام ۱۶ اگست ۳۶ء)

سلیمان ندوی کا تبصرہ

اگر برا نہ مانا جائے۔ تو ہم بتائیں۔ علماء نے یہ طے کیا ہے۔ کہ وہ ایک دوسری کی تکفیر و تفسیق کا مشغلہ جاری رکھیں گے۔ اور عام تعلیم یافتہ سب سے پہلے نوکری اور ان کے ممتاز افراد کونسلوں کی ممبری اور ہو سکے۔ تو کسی نہ کسی طور سے وزارت کے حصول کی کوشش میں لگے رہیں گے۔ اس سے آگے بڑھ کر نہ ان کا کوئی قومی نصب العین ہے اور نہ کوئی مطمح نظر ہے ؎

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے (ظریف)

معاش امروزہ

دیکھئے وہ بن رہا ہے چارپائی کھٹ بنا
آٹھ دن سے کھٹ بننے کی تھی تلاش و جستجو
ایک مدت سے شکستہ ہو گئے تھے چھ پلنگ
ایک کہتا تھا نہ سوؤں گا میں ٹوٹی کھاٹ پر
تنگ آکر میں نے آخر کار سب سے کہہ دیا
تھے تلاش و جستجو میں سب ملازم ہم ردیف
خیر یہ تو ایک معمولی گھریلو بات ہے
ایک بی۔اے یا کہ کوئی میٹرک درکار ہو
اور مڈل پاسوں کی کثرت کی تو کچھ کہیئے نہیں
پھر ادھوری اور یہ ناقص پڑھائی کس لئے
لازمی تعلیم ہو تو لازمی صنعت بھی ہو
واقعہ یہ ہے کہ مجھ سے بے پڑھا یہ کھٹ بنا
آٹھ آنے فی عدد سے کم پہ وہ راضی نہ تھا
ہے مڈل پاسوں کی تنخواہ آٹھ یا دس ماہوار
جو کماتا ہے مڈل پاسوں کی نسبت دس گنا
ڈھونڈھتے پھرتے تھے اس کو میرے نوکر کو بہ کو
نوکروں میں رات دن ہوتی تھی اس پر خوب جنگ
دوسرا کہتا کہ اچھا جا کے سورہ ٹاٹ پر
ختم اس جھگڑے کو کر ڈالو، بلا لو کھٹ بنا
ایک ہفتہ میں کہیں جا کر ملے ذات شریف
اس سے میرا مدعا اس بات کا اثبات ہے
دیکھئے درخواستوں کی کس قدر بھرمار ہو
ہو گئی ہے تنگ ان آفت کے ماروں پر زمیں
لازمی تعلیم کی ہر سو دہائی کس لئے
ہو اگر شد بد تو اس کے ساتھ کچھ حرفت بھی ہو
تین چہرہ دار شاہی ایک دن میں لے گیا
چھ پلنگ اکدن میں بن کر اپنے گھر چلتا ہوا
کھٹ بنا دن میں کما لیتا ہے سکے تین چار
کیجئے انصاف دل ہی دل میں کیوں شرمائیے!
اب مڈل پاس اچھا ہے یا کھٹ بنا فرمائیے! (ظریف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِصلاحِ اعمال

(۳)

قومی ترقی کا راز اطاعت میں ہے

(۱) قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم ط (سورۂ آل عمران ع ۴)

(ترجمہ) اے رسول کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ تا تمہیں خدا پیار کرے۔ اور تمہارے گناہ بخشدے۔ اللہ تعالےٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲) اطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون (آل عمران ع ۱۴)

اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی اطاعت کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔

(۳) واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واحذروا فان تولیتم فاعلموا انما علےٰ رسولنا البلاغ المبین (المائدہ ع ۱۲) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور ڈرو۔ لیکن اگر تم پھر جاؤ۔ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا کام تو کھلی کھلی تبلیغ ہی ہے (جب رسول تبلیغ کا فرض سرانجام دے چکا تو اپنے نفع و نقصان کا خیال رکھنا تمہارا کام ہے) (۴) یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ ولا تبطلوا اعمالکم (محمد ع ۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال کو (اللہ اور رسول کی نافرمانی کی وجہ سے) باطل نہ کردو۔

---

(۱) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے آپ کو اطاعت امام سے نکال لے۔ قیامت کے روز ایسے حال میں خدا کے حضور پیش کیا جائیگا۔ کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ اور جو شخص مر گیا۔ اور اس نے امام کی بیعت نہیں کی۔ وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم) (۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہنا مانو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام سردار بنا دیا جائے۔ جس کا سر سیاہ ہو (بخاری)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ تنگی میں آسانی میں۔ خوشی میں ناخوشی میں۔ اور اپنے اوپر غیر کو مقدم کئے جانے کی صورت میں بھی اپنے پر لازم کر۔ (مسلم)

(۴) وائل بن حجرؓ سے روایت ہے۔ کہ مسلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ سے سوال کیا۔ کہ یا نبی اللہ اگر ہم پر ایسے امراء ہوں۔ جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق ادا نہ کریں۔ تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ اس نے پھر یہی سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ بس تمہارا کام حکم ماننا اور سننا ہے۔ جو ان کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ وہ ان پر اور جو تم پر واجب ہے۔ اسکی بجا آوری تم پر لازم ہے (مسلم)

(۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جو امیر کی اطاعت کرے۔ اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

سیدنا و آقائنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسری سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق آگے بڑھتا ہے اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ اطاعت کیلئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفاء کا مادہ نہ ہو"

(الحکم ۱۹۰۴ء)

"اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے۔ جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم"

(ضرورۃ الامام)

معہ